رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر
غلام نبی

تار کا پتہ
الفضل
قادیان

شرح چندہ
پیشگی
سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
سہ ماہی [illegible]

THE DAILY
ALFAZL.QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند [illegible]

جلد ۲۴	مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۵۵ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزِ احمدیت میں جماعت احمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین کی تقریر

تحریکِ جدید کے تمام مطالبات پر کامل طور پر عمل پیرا ہونے کی ہدایت

قادیان ۲۷ دسمبر۔ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور میں نماز ظہر اور عصر پڑھانے کے بعد جب تقریر فرمانے کے لئے جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو حضور کی سٹیج پر تشریف آوری پر مسلسل نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے گئے۔ بعد ازاں جناب حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی اے نے تلاوت قرآن مجید کی پھر ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تازہ نظم خوش الحانی سے سنائی۔

اس کے بعد تین بجے حضور نے سورۃ انفال کا تیسرا رکوع تلاوت فرما کر تقریر شروع کی سب سے پہلے باہر سے آنے والے تمام دوستوں کو حضور نے السلام علیکم کہا۔ اور ان چند اصحاب کے نام سنائے۔ جنہوں نے بذریعہ تار حضور سے درخواستِ دعا کی تھی۔

اس کے بعد حضور نے خواتین کی اس شکایت کا ذکر کرتے ہوئے کہ ان کی جلسہ گاہ میں لاؤڈ سپیکر نہیں لگایا گیا۔ منتظمین جلسہ کو ہدایت فرمائی۔ کہ آئندہ سال مستورات کے جلسہ میں بھی لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا جائے۔ اور تجویز فرمائی۔ کہ اگر ہو سکے۔ تو آئندہ عورتوں کی جلسہ گاہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے عقب میں گراؤنڈ سے باہر بنادی جائے۔ اور مردوں کے جلسہ گاہ کے لاؤڈ سپیکر کا تاروں کے ذریعہ اس جلسہ گاہ سے اتصال کر دیا جائے۔ اور جب عورتوں کی تقریریں ہوں۔ تو اس اتصال کو توڑ دیا جائے۔

ازاں بعد حضور نے ان تمام تبلیغی مشنوں کا ذکر فرمایا۔ جو سنہ ۱۹۳۶ء کے دوران میں غیر ممالک میں تحریک جدید کے ماتحت قائم کئے گئے ہیں۔ سب سے پہلے حضور نے جنوبی امریکہ کے مشن کے حالات بیان فرمائے۔ جو ارجنٹائن میں قائم کیا گیا ہے۔

پھر ہنگری۔ البانیہ۔ یوگوسلاویہ اور ہسپانیہ کے مشنوں کا ذکر کرتے ہوئے تحریک جدید کے مجاہدین کی قربانیوں اور ایثار کا ذکر فرمایا:۔

اس کے بعد فرمایا۔ چین کے اس علاقہ میں جہاں چینی حکومت ہے۔ سابق مبلغ کے علاوہ ایک اور مبلغ بھی بھیجا گیا ہے۔ پھر ایک اور مبلغ کو جو ڈاکٹر ہیں۔ تحریک جدید کے ماتحت ابی سینیا میں بھیجا گیا۔ جہاں سے حبشہ اور اٹلی کی جنگ کے ختم ہونے پر انہیں نکلنا پڑا۔ اور اب وہ فلسطین آ گئے ہیں:۔

حضور نے ان مشنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

اتنے ملکوں میں بغیر کسی ایسے بوجھ کے جو جماعت کو محسوس ہو۔ نہایت قلیل عرصہ میں تبلیغ کا کام جاری ہو جانا ہماری جماعت کے لئے ایک ایسی مبارک بات ہے۔ کہ جس پر جتنی بھی وہ خوشی کرے کم ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہار نیلام بحکم عدالت العالیہ ہائی کورٹ لاہور

درمعاملہ جائداد چوہدری محمد فضل الٰہی دیوالیہ لارنس روڈ لاہور

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جائداد متعلقہ چوہدری محمد فضل الٰہی دیوالیہ مفصلہ ذیل تاریخ ۲۹، ۳۰، ۳۱ دسمبر ۳۶ء و یکم جنوری ۱۹۳۷ء کو برسر موقعہ بوقت دس بجے صبح نیلام کی جائیگی۔ اور اختتام بولی پر بولی دہندہ سے بولی کا زر چہارم برسر موقعہ نقد وصول کیا جائے گا۔ اور بقایا قیمت سات یوم کے اندر بعد منظوری عدالت العالیہ ہائی کورٹ لاہور وصول کی جاوے گی۔ اگر بولی دہندہ بعد منظوری عدالت العالیہ ہائی کورٹ لاہور بقایا قیمت ادا نہ کرے گا۔ تو زر چہارم ضبط تصور ہوگا۔ اور شرائط نیلام برموقعہ سنائی جاویگی۔ اور تفصیل جائداد ہمارے دفتر سے صبح دس بجے سے پانچ بجے شام تک ہر روز حاصل کر سکتے ہیں۔ چونکہ جائداد مختلف جگہوں پر واقعہ ہے۔ اس لئے ہر ایک جائداد کے بالمقابل تاریخ نیلام درج کر دی ہے۔

تفصیل جائداد	تاریخ نیلام
۱۔ پانچ عدد کوٹھیات واقعہ ریس کورس روڈ لاہور نمبر ۲۸-۲۶-۲۴-۲۲-۳۰	۲۹ دسمبر ۳۶ء
۲۔ پانچ عدد کوٹھیات واقعہ ایبر مال لاہور کالج روڈ	۳۰ دسمبر ”
۳۔ تین عدد کوٹھیات واقعہ لارنس روڈ لاہور و سفید زمین	۳۱ دسمبر ”
۴۔ ۶ عدد کوٹھیات واقعہ ڈیوس روڈ لاہور و مارکیٹ ملحقہ بخشیش محل ڈیوس روڈ لاہور	یکم جنوری ۳۷ء

المشتہر: خواجہ نذیر احمد سپیشل آفیشل ریسیور صوبجات پنجاب و دہلی
۱۱-اے ایبٹ روڈ لاہور

مکان برائے فروخت

ایک پختہ وسیع مکان واقع اندرون شہر جس کا کرایہ مبلغ ۱۵ روپے ہے اور آئندہ کرایہ میں اضافہ کی امید ہے۔ جائے وقوع نہایت اچھی ہے ضرورت مند احباب پتہ ذیل پر بات چیت کریں۔

پ معرفت مرزا منظور احمد صاحب ایجنٹ سنگر کمپنی۔ قادیان۔

ایک باموقع مکان

ایک وسیع اور نہایت عمدہ مصالح سے تیار شدہ پختہ مکان محلہ دارالرحمت میں قابل فروخت ہے۔ ایک طرف پچاس فٹ اور دوسری طرف بیس فٹ کی سڑک ہے۔ نہایت عمدہ موقعہ ہے۔ رقبہ قریباً ۲ کنال

خواجہ بشیر احمد یونیورسل فٹ ویر نزد نور ہسپتال۔ قادیان

قادیان میں ارزاں زمین خریدنے والوں کیلئے ایک عمدہ موقع

اسٹیشن اور محلہ دارالانوار کے درمیان ایک نہایت ہی باموقعہ سات کنال قطعہ زمین قابل فروخت ہے قیمت ۲۶۰ روپیہ فی کنال ہے۔ سارے رقبہ کے خریدار کو رعایت دی جائے گی۔ کوٹھی بنانے یا باغیچہ لگوانے کے لئے نہایت موزوں جگہ ہے۔ آب پاشی کے لئے کنواں بھی چند قدم کے فاصلے پر ہے ایک اور قریباً ۲ ۱/۲ کنال کا رقبہ ہے۔ جس کا کچھ حصہ نشیب میں ہونے کی وجہ سے بہت ارزاں مل سکتا ہے۔ خط و کتابت بنام

برمکان عبدالرحیم محلہ دارالعلوم۔ قادیان۔

پیارے دی ہٹی قادیان

میں خالص سونے اور چاندی کے زیورات نئے نئے ڈیزائن کے بکفائت ملتے ہیں نیز آرڈر دینے پر ہر قسم کے زیورات حسب منشاء حسب وعدہ تیار ہو سکتے ہیں۔ کام نہایت ایمانداری سے ہوتا ہے۔ ہمارے کام کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تصدیق درج ذیل ہے۔

”یہ تصدیق کی جاتی ہے۔ کہ سیٹھ گنہیا لعل صاحب صراف قادیان ہمارے خاندان سے دیرینہ تعلقات رکھتے ہیں۔ اور ہماری جماعت کے ساتھ ان کا اکثر کاروبار رہتا ہے۔ اور جہاں تک مجھے ان کے ساتھ معاملہ پڑا ہے۔ میں نے انہیں ہمیشہ کاروباری لحاظ سے صاف اور دیانت دار پایا ہے۔ ان کی دوکان کا نام سیٹھ گنہیا لعل پیارے لعل صراف قادیان ہے۔“

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دارالامان قادیان میں

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک جدید کے ماتحت قوم کے نادار بچوں کو صاحب ہنر اور بیکار افراد کو باکار بنانے کے واسطے جو صنعتی کارخانجات جاری کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک

دی یونیورسل شوفیکٹری قادیان ہے

جس میں بچوں کو بوٹ سازی کا کام سکھانے کے واسطے ہندوستان میں بوٹ سازی کے مرکز آگرہ سے اس فن کے استادوں کو بلا کر مقرر کیا گیا ہے۔ نیز احباب کرام کی ضروریات کو پورا کرنے کے واسطے اس فیکٹری میں ہر قسم کے بوٹ شوز زنانہ۔ مردانہ بچگانہ اعلےٰ قسم کے میٹریل سے نہایت مضبوط اور فیشن ایبل تیار کرائے جاتے ہیں۔ جو کہ ہر حال میں تمام دیگر قسم کے بوٹوں سے اعلےٰ ہیں۔

سیدنا امیر المؤمنین کے ارشاد کے ماتحت میٹریل اعلےٰ اور نرخ کم رکھے گئے ہیں۔ اس لئے اس کوالٹی کے تمام دوسرے بوٹوں سے ارزاں ہیں۔

ارزانی نرخ کی وجوہات آگرہ میں چمڑہ تیار کرنے کا کوئی کارخانہ نہیں۔ جس طرح آگرہ کے کارخانہ داروں کو دوسری جگہ سے مال منگوانا پڑتا ہے اسی طرح ہم بھی براہ راست کارخانجات سے مال منگوا لیتے ہیں۔ دوسرے ہماری فیکٹری چونکہ نقد خریدتی ہے۔ اس لئے بہ نسبت ان کے ہمیں مال سستا ملتا ہے۔ ان کا نقطۂ نگاہ زیادہ سے زیادہ پیسہ کمانا اور ہمارا نصب العین۔ قوم کے بچوں کو باہنر اور باکار بنانا ہے اس لئے ہمیں زیادہ [illegible] آگرہ میں مکانات کے کرایہ گراں ہیں۔ اور یہاں ارزاں ان وجوہات کی بنا پر ہم ان کی نسبت مال اچھا اور ارزاں مہیا کر سکتے ہیں۔

احباب کرام کا فرض

اب احباب کرام کا فرض ہے۔ کہ سیدنا امیر المؤمنین کی خواہشات کو عملی جامہ پہنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ اپنے استعمال کے لئے بوٹ بیوی بچوں کے استعمال کیلئے لیڈی شوز و بوٹ اپنے قومی کارخانہ **دی یونیورسل شوفیکٹری قادیان** سے منگوائیں۔ جلسہ سالانہ بھی آ گیا ہے۔ نیز عید الاضحیٰ پر پہننے کے واسطے اپنے تمام کنبہ کیواسطے بوٹوں کا آرڈر اس اعلان کو دیکھتے ہی ہمیں ارسال کر دیں۔ تاکہ ٹھیک وقت پر آپ کو بوٹ پہنچ سکیں۔

ہمارا نمائندہ

عنقریب ہی نمونہ جات لیکر دارالامان سے نزدیک کی جماعتوں کے پاس حاضر ہو سکیگا۔

احباب کرام کا فرض ہے۔ کہ ہر طرح سے تعاون کریں۔ اور اپنی ضروریات کے مطابق آرڈر دیکر اپنے قومی ادارہ کی امداد کریں۔ جو کہ سیدنا امیر المؤمنین کی عین خوشنودی اور احباب کرام کی بہبودی کا موجب ہوگا۔

نوٹ

ہم اس امر کی کوشش میں ہیں۔ کہ ہر ایک شہر میں کسی مقامی دکاندار کو بطور ایجنٹ مقرر کر دیا جائے۔ جہاں سے ہر قسم کا مال مقامی احباب کو ہر وقت دستیاب ہو سکے۔ مگر ساتھ ہی واضح کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ چونکہ ہمارا نصب العین کم سے کم منافع ہے۔ لہٰذا ہم ایجنٹ صاحبان کو کم سے کم کمیشن ہی دے سکیں گے۔ اور چونکہ دکاندار کا مطمح نظر زیادہ سے زیادہ منافع ہوتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ وہ قلیل کمیشن پر قانع نہ رہ کر آپ کے قومی کارخانہ کے تیار کردہ مال کی مذمت بیان کر کے وہ بوٹ آپ کے پاس فروخت کرنے کی کوشش کرے۔ جس میں اسکو بہت زیادہ منافع ملتا ہو۔ اس لئے احباب کرام ایسے ایجنٹ صاحب کی ہوشیاری سے آگاہ رہیں۔ اور اپنے ہی کارخانہ دی یونیورسل شوفیکٹری قادیان کے تیار کردہ بوٹ خریدیں۔ جو کہ کوالٹی میں اعلےٰ اور اس لحاظ سے قیمت میں ارزاں ہیں۔ والسلام

مینیجر دی یونیورسل شوفیکٹری متصل نور ہسپتال قادیان

جرابوں کی خرید میں

رعایت و سہولت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم سب سے امید کی جاتی ہے۔ کہ ہم تمام اپنے قومی کارخانہ کی ہی جراب استعمال کریں۔ مگر بعض جگہ یہ دستیاب نہیں ہو سکتیں۔ یا تمام اقسام میں نہیں مل سکتیں۔ اس لئے احباب تک ان کے اپنے کارخانہ کی جراب جو نہایت مضبوط۔ دیدہ زیب دستی ہیں۔ پہنچانے کی خاطر یہ **اعلان** کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۵ر جنوری ۱۹۳۷ء تک ایک درجن کے خریدار کو محصولڈاک **معاف** قیمت بذریعہ محاسب یا بذریعہ وی پی۔

قیمتیں

	ٹسری	گرام جراب
مردانہ سائز ½9 تا ۱۱	۴/ ۵/ ۶/	۱۲/ ۱۴/
زنانہ سائز ۸ تا ۹	۳/ ۴/ ۵/	۸/ ۱۰/

ٹسری و گرم سٹاکنگ (بڑی جراب) و بچگانہ جراب ہر سائز بھی موجود ہے۔

نیز جلسہ سالانہ پر بھی نمائش گاہ میں انشاء اللہ سٹار ہوزری کی جرابوں کی نمائش ہوگی۔ اور خاص رعایتی قیمتوں پر پیش خدمت کیجاویگی۔ اس لئے جن احباب نے جلسہ پر آنا ہو۔ اپنے اور بال بچوں کے واسطے ہمیں سے جرابیں خرید فرماویں۔

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹیڈ۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر وہ چیز جسے اچھوت اقوام اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہ مساوات ہے اور مساوات صرف اسلام میں ہی مل سکتی ہے۔ دوسرے مذاہب کے پیرو مذہباً اور عملاً ان سے چھوت چھات کرتے ہیں۔ آریوں نے گندے سے گندے الفاظ سے ان کو یاد کیا ہے۔ مگر اپنی تعداد بڑھانے اور مسلمانوں کو نیچا دکھانے کے لئے وہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کو اپنے اندر شامل کر لیں۔ اسی طرح عیسائی بھی ان کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر جاتیں نہیں جانے دیتے لیکن اسلام ایسا مذہب ہے کہ اس میں جو بھی داخل ہوتا ہے۔ اسے مساوات حاصل ہو جاتی ہے اسی لئے جماعت احمدیہ کا نظریہ ان کو مسلمان بنانے میں یہ ہرگز نہیں کہ اپنی تعداد بڑھائے۔ بلکہ وہ چاہتی ہے کہ ان بھولے بھٹکے لوگوں کو راہ راست پر لائے اور اس مذہب میں داخل کرے۔ جس کا جوا اپنی گردن پر رکھ کر وہ دینی اور دنیوی دونوں نعمتیں حاصل کر سکتے ہیں مگر ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ صرف زبان سے مسلمان کہلانا ان کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ جب تک دلوں میں ایمان نہ ہو تعلیم نہ ہو اور قربانی کا مادہ نہ ہو اور یہی کام ہے۔ جو اس وقت جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ اور انشاء اللہ کرتی چلی جائے گی۔

مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی تقریر

نیر صاحب کی تقریر کے بعد حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے قرآن کریم میں نسخ کے عقیدہ کے ابطال پر ایک مفصل تقریر کی۔ آپ نے نسخ کے لغوی اور اصطلاحی معنے بیان کرتے ہوئے دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ موجودہ زمانہ میں علماء جو نسخ کے معنے کرتے ہیں وہ بالکل غلط ہیں غیر احمدی علماء کا یہ طریق ہے کہ جہاں ان کو یہ مشکل پیش آئے کہ وہ قرآن کریم کی دو آیات میں تطابق نہ پیدا کر سکیں تو وہاں وہ اس مشکل کو دور کرنے کے لئے ایک آیت کو ناسخ اور دوسری کو منسوخ قرار دے دیتے ہیں۔ آپ نے آیت کریمہ ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نأت بخیر منھا میں لفظ آیت کے معنوں میں لغوی تحقیق اور قرائن قویہ سے ثابت کیا کہ یہاں آیۃ سے مراد نشان ہے۔

جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کی تقریر

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی تقریر کے بعد جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے اس موضوع پر ایک مبسوط اور مفصل لیکچر دیا۔ "سکھوں کا اتحاد مسلمانوں سے مفید ہے یا ہندوؤں سے" آپ نے اولاً تاریخی لحاظ سے ثابت کیا کہ سکھ صاحبان کے تمام گوروؤں کے دوست مسلمان ہی تھے اور کسی ہندو سے ان کا تعلق نہ تھا۔ حتیٰ کہ سکھوں کے مقدس مقام دربار صاحب امرتسر کا بنیادی پتھر بھی ایک مسلمان بزرگ حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ نے رکھا۔ پھر تمدنی لحاظ سے اس موضوع کو ثابت کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ مسلمانوں اور سکھوں کی مذہبی عبادات کی اصطلاحیں بھی آپس میں بہت حد تک ملتی جلتی ہیں پھر سیاسی لحاظ سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ سکھ ہندوستان میں ۴۰ لاکھ ہیں اور مسلمان ۹ کروڑ۔ اگر سکھ مسلمانوں سے مل جائیں تو سکھوں کو ہی فائدہ ہے مسلمانوں کو کوئی خاص فائدہ نہیں۔ اس کے بعد دعا پر پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی۔

۲۷ر دسمبر اجلاس اول

۲۷ر دسمبر صبح دس بجے پہلا اجلاس زیر صدارت آنریبل خان بہادر نواب چوہدری محمد الدین صاحب ممبر کونسل آف سٹیٹ منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ لنڈن نے "حضرت مسیح موعود کے اثر کی وجہ سے مسئلہ وفات مسیح کے بارہ میں لوگوں کے خیالات میں نمایاں تغیر" کے عنوان پر تقریر کی۔

مولوی محمد یار صاحب کی تقریر

آپ نے بیان کیا کہ وفات مسیح کے مسئلہ کے بارہ میں لوگوں کے خیالات میں بہت بڑا تغیر ہوا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تو جب لوگوں نے آپ پر فتوائے کفر لگایا۔ تو اس کی ایک وجہ وفات مسیح کے عقیدہ کا قائل ہونا قرار دیا گیا۔ مگر آجکل اس مسئلہ کو بالکل چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور جب کوئی شخص جماعت احمدیہ کے خلاف کفر کا فتوے لگاتا ہے۔ تو اس میں وفات مسیح کا ذکر تک نہیں ہوتا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کے قلوب اس مسئلہ کی صداقت کا اقرار کرتے ہیں۔ گو یہ اور بات ہے کہ وہ کھلم کھلا اس کا اظہار نہ کریں۔

مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر

اس کے بعد اس موضوع پر کہ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئیاں جو حضرت مسیح موعود کی آمد سے پوری ہوئیں" جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے تقریر کی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض ان پیشگوئیوں کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے پوری ہوئیں ذکر فرمایا۔ اس ضمن میں آپ نے سورۃ التکویر سے ثابت کیا۔ کہ اس میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں عرب وعجم گمراہ ہو جائینگے اور ان کا نصب العین محض شکم پروری ہوگا۔ اس زمانہ میں اسلامی حکومتیں بدل جائیں گی۔ اور ان کی جگہ یاجوج ماجوج لے لے گی۔ اور مختلف قسم کی سواریاں نکل آئیں گی۔ دریاؤں سے نہریں نکال کر زمین کو سیراب کیا جائے گا۔ اور دور دراز کے ملکوں کے تعلقات آپس میں بڑھ جائیں گے۔ پھر آپ نے ولقد رآہ بالافق المبین کے متعلق فرمایا۔ کہ اس میں افق مبین سے مراد مشرق ہے جس میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ مسیح موعود مشرق میں آئے گا۔ اسی طرح بعض دیگر قرآنی آیات سے آپ نے ثابت کیا کہ آخرین منھم سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہی قائم کردہ جماعت احمدیہ ہے۔

مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کی تقریر

بعد ازاں جناب مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان فضائل پر جن میں آپ منفرد ہیں تقریر کی۔ آپ نے بیان فرمایا کہ کوئی فضیلت اور کوئی خوبی بھی ایسی نہیں۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم منفرد اور یگانہ حیثیت نہیں رکھتے تاہم بعض فضائل میں آپ دیگر تمام انبیاء سے نمایاں فضیلت رکھتے ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حسب ذیل فضیلتوں اور خوبیوں کا ذکر کیا۔ اول یہ کہ آپ تاریخی رسول ہیں آپ کی زندگی کا ہر پہلو اور آپ کے تمام اوصاف حیطۂ تحریر میں آچکے ہیں۔ دوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ہی آپ کی امتیازی حیثیت اور فضیلت پر دال ہے۔ سوم آپ نے غیر معمولی حالات میں غیر معمولی کام سرانجام دیئے۔ چہارم آنحضرت صلے اللہ علیہ [illegible] انبیاء کے مقابلہ میں اخلاق کے لحاظ سے امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ پنجم آپ کی بنی نوع انسان سے شفقت اور ہمدردی غیر معمولی اور ممتاز تھی۔ ششم آپ کی دعائیں اور آپ کی عبادتیں یگانہ حیثیت رکھتی ہیں ہفتم آپ اس لحاظ سے بھی یگانہ ہیں کہ آپ تمام دنیا اور تمام قوموں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں ہشتم آپ کی لائی ہوئی کتاب قرآن شریف ایک ایسی مکمل اور جامع کتاب ہے۔ جس کے بعد کوئی اور شریعت نہیں آسکتی۔ نہم۔ آپ کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔

اس کے بعد جلسہ ظہر وعصر کی نمازوں کے لئے برخاست ہوا۔

اعلان تعطیل

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے ۳۰ دسمبر کا اخبار شائع نہیں ہوگا اور اسکے بعد جو پرچہ شائع ہوگا وہ ۱۳ر دسمبر کا ہوگا

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۳۶ء کی مختصر روئداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے بعد حضور نے تحریک فرمائی کہ اب بھی مخلص نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو غیر ممالک میں تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ اور اعلان فرمایا کہ جماعت کے تعلیم یافتہ اور گریجوایٹ نوجوانوں کو جو تکالیف برداشت کرنے کی اپنے اندر جرأت پاتے ہوں۔ چاہیئے کہ اپنے نام پیش کریں۔ تاکہ انہیں تبلیغ اسلام کے لئے غیر ممالک میں بھیجا جائے ؛

ازاں بعد حضور نے تحریک جدید کے اقتصادی ترقی والے حصہ پر تبصرہ فرماتے ہوئے ان تمام صنعتوں اور کارخانجات کا ذکر فرمایا۔ جو تحریک جدید کے ماتحت جاری کئے گئے ہیں۔ مثلاً نجاری۔ آہنگری۔ بوٹ سازی اور دوا سازی وغیرہ جو تسلی بخش طور پر جاری ہیں۔ غریب عورتوں کی امداد کے لئے جو سکیم حضور نے جاری فرمائی ہوئی ہے۔ اس کے متعلق ذکر فرمایا۔ کہ وہ بھی آہستہ آہستہ ترقی کر رہی ہے سکیم یہ ہے۔ کہ آئندہ غریب اور بیوہ عورتوں سے کام لے کر اس طرح ان کی امداد کی جائے۔ کہ ان کی امداد بھی ہو جائے۔ اور انہیں کام کرنے کی عادت بھی پڑ جائے۔ سردست عورتوں میں ازار بند نوار اور رومال بننے کا کام جاری کیا گیا ہے پھر احرار کی شرارتوں کا ذکر کرتے ہوئے جو انہوں نے ۱۹۳۵ء سے شروع کر رکھی ہیں حضور نے فرمایا اگرچہ مسجد شہید گنج کے انہدام کے موقعہ پر مسلمانوں سے غداری کرنے کی وجہ سے وہ مسلمانوں کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے تاہم اب الیکشن کی وجہ سے وہ پھر جماعت احمدیہ کے خلاف شرارتیں کر رہے ہیں۔ اور زیادہ تر قادیان اور اس کے گرد و نواح میں جماعت کے خلاف حملے کر رہے ہیں۔ یہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ اسمبلیوں میں بیٹھنا تو پسند کرتے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن اور آپ کو گالیاں دینے والے ہیں۔ لیکن احمدیوں کے ساتھ بیٹھنا پسند نہیں کرتے جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے اور اسلام کے تمام احکام پر عمل کرتے ہیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے ارشاد فرمایا کہ چونکہ الیکشن کی وجہ سے مخالفت پھر پیدا ہوگئی ہے۔ اس لئے احمدی احباب کو بھی چاہیئے کہ وہ ہوشیاری سے کام لیں۔ اور ہر بات میں مرکز سے مشورہ لے کر کام کریں۔ حضور نے بیان فرمایا کہ احمدیوں کا اور تمام شریف مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ان بے اصول لوگوں کو ہرگز ووٹ نہ دیں ؛

اس کے بعد حضور نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ اور اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ کہ گذشتہ سال کی نسبت اس سال تحریک جدید کے چندوں کے وعدوں کی مقدار زیادہ ہے۔ لیکن حضور نے تاکید فرمائی۔ کہ وہ عہدہ داران تحریک جدید کے متعلق حضور کے خطبات تمام احمدیوں تک پہنچا دیں۔ اور جلسوں میں اور لوگوں کے گھروں پر جا کر سنائیں اس کے بعد حضور نے امانت فنڈ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس کی اہمیت اور اس کے فوائد بیان فرمائے۔ اور فرمایا کہ اگر دس بارہ سال تک جماعت اپنے نفسوں پر بوجھ ڈال کر امانت فنڈ کو مضبوط کر دے۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے قادیان اور اس کے گرد و نواح میں ہماری جماعت کی مخالفت ۹۵ فیصدی کم ہو جائے۔ تیسری بات جس کی طرف حضور نے جماعت کو توجہ دلائی بیکاری کا انسداد ہے۔ حضور نے پُر زور الفاظ میں تاکید فرمائی۔ کہ احباب کو چاہیئے کہ بیکاری کی لعنت دور کریں۔ اور جو کام بھی ملے کر لیں۔ حضور نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی۔ کہ اپنے بچوں کو اعلےٰ تعلیم دلانے کے سلسلہ میں بلا وجہ روپیہ ضائع نہ کریں۔ بلکہ اس بارے میں مرکز سے مشورہ لیا کریں۔ سادہ زندگی کی طرف توجہ دلانے کے سلسلہ میں غربا کو تاکید فرمائی۔ کہ وہ اپنے آپکو اوپر اٹھائیں۔ اور ہر لحاظ میں صفائی اور شائستگی کا خیال رکھیں۔ پھر ان مطالبات کی طرف کہ زندگیاں وقف کی جائیں۔ قادیان میں مکانات بنائے جائیں اور بورڈنگ تحریک جدید میں اپنے بچوں کو داخل کیا جائے جماعت کو توجہ دلائی اور آخر میں تاکید فرمائی۔ کہ تحریک جدید کی کامیابی کے لئے بالالتزام دعائیں کی جائیں۔ چھ بجے شام حضور کی تقریر ختم ہوئی۔ اور حضور اللہ اکبر کے نعروں کے درمیان تشریف لے گئے

۲۶ دسمبر۔ اجلاس اوّل

۲۶ دسمبر جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ دس بجے کے قریب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ اکبر کے نعروں کے درمیان سٹیج پر تشریف لائے۔ جناب صوفی حافظ غلام محمد صاحب بی۔ اے سابق مبلغ ماریشس نے تلاوت قرآن مجید کی اس کے بعد حضور نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ حضور کے تشریف لے جانے کے بعد جلسہ جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں اوّلاً مولانا غلام محمد صاحب اختر آف اوچ نے نظم پڑھی ؛

جناب قاضی محمد اسلم صاحب کی تقریر

اس کے بعد جناب قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے "معجزات و ہستی باری تعالےٰ" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں آپ نے معجزات کا انکار کرنے والے فلاسفروں مثلاً ڈیوڈ ھیوم کے اعتراضات کی لغویت ظاہر کی۔ اور ثابت کیا۔ کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کی حقانیت کے ثبوت میں آج بھی معجزات دکھلائے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کے تاریخی معجزات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بیان فرمایا کہ ان معجزات کا کامل ظہور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعہ ہو رہا ہے ؛

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر

جناب قاضی محمد اسلم صاحب کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے فلسفہ طریق نماز اسلامی پر دلچسپ تقریر کی۔ تقریر سے قبل حضرت مفتی صاحب نے غیر ممالک اور ہندوستان کے بعض احباب کی طرف سے جو جلسہ میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ حاضرین کو السلام علیکم پہنچاتے ہوئے ان کیلئے دعا کی درخواست کی۔ بعد ازاں اپنی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے ان احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے دعاؤں اور دیگر ذرائع سے ان کی امداد کی۔ نفس تقریر کی طرف آتے ہوئے آپ نے مختلف مذاہب کے طریق عبادت پر روشنی ڈالتے ہوئے اسلامی نماز کی فضیلت ظاہر کی۔ اور ثابت کیا۔ کہ صرف اسلامی نماز ہی ایسی عبادت ہے۔ جس کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور صرف اسی کے ذریعہ انسان خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے وضو کی فلاسفی بھی بیان فرمائی۔ نیز نماز کے ارکان۔ نماز کی دعاؤں اور اذان کا ذکر کرتے ہوئے ان کی حقیقت بھی بیان فرمائی اور ان کی دیگر تمام مذاہب پر فضیلت ثابت کی۔ اس کے بعد اجلاس ظہر و عصر کی نماز کے لئے برخاست ہو گیا ؛

اجلاس دوم

دوسرا اجلاس ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرنے کے بعد جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد نور میں پڑھائیں بصدارت جناب چودھری ابو الہاشم خان صاحب انسپکٹر آف سکولز بنگال منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید حافظ محمد یوسف صاحب نے کی اور نظم حافظ عبد الرحمن صاحب نے پڑھی۔

مولانا عبد الرحیم صاحب نیّر کی تقریر

بعد ازاں الحاج مولانا عبد الرحیم صاحب نیر نے "اچھوت اقوام کی موجودہ بیداری سے جماعت احمدیہ کس طرح فائدہ اٹھا سکتی ہے۔" پر تقریر شروع کی۔ آپ نے بیان کیا۔ اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو مساوات کا حامل ہے اچھوت اقوام کو دنیا کے تمام مذاہب جس نظر سے دیکھ رہے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ گو آج کل وہ اپنی تعداد بڑھانے کے لئے ان کو اپنے اندر شامل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۲ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۵۵ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کی افتتاحی تقریر

جلسہ سالانہ ۱۹۳۶ء کے موقعہ پر

جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقی آستانہ رب العزت پر گریہ و بکا کرنے کا نتیجہ ہے!

۲۶ دسمبر ۱۹۳۶ء جلسہ سالانہ کا افتتاح کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔ (ایڈیٹر)

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

سب سے پہلے تو میں ان تمام احباب کو جو جلسہ سالانہ کی شمولیت کے لئے بیرونجات سے تشریف لائے ہیں۔

السلام علیکم

کہتا ہوں۔

اس کے بعد دعا کے ساتھ اس جلسہ کا افتتاح کرنے سے پہلے میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ آج سے قریباً چالیس سال پہلے اس جگہ پر جہاں اب مدرسہ احمدیہ کے لڑکے پڑھتے ہیں۔ ایک ٹوٹی ہوئی فصیل ہوا کرتی تھی۔ ہمارے آباء و اجداد کے زمانہ میں

قادیان کی حفاظت

کے لئے وہ کچی فصیل بنی ہوئی تھی۔ جو خاصی چوڑی تھی۔ اور ایک گڈا اس پر چل سکتا تھا۔ پھر انگریزی حکومت نے جب اُسے تڑوا کر نیلام کر دیا۔ تو اس کا کچھ ٹکڑا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

مہمان خانہ بنانے کی نیت

سے لے لیا تھا۔ وہ ایک زمین لمبی سی چلی جاتی تھی۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ اُس وقت سنہ ۹۳ء تھا۔ یا سنہ ۹۴ء یا سنہ ۹۵ء۔ قریباً قریباً اسی قسم کا زمانہ تھا۔ یہی دن تھے۔ یہی موسم تھا۔ یہی مہینہ تھا۔ کچھ لوگ جو ابھی احمدی نہیں کہلاتے تھے۔ کیونکہ ابھی احمدی نام سے یہ جماعت یاد نہیں کی جاتی تھی۔ مگر یہی مقاصد اور یہی مدعا لے کر وہ قادیان میں جمع ہوئے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ آیا وہ ساری کارروائی اُسی جگہ ہوئی۔ یا کارروائی کا بعض حصہ اُس جگہ ہوا۔ اور بعض مسجد میں۔ کیونکہ میری عمر اُس وقت

سات آٹھ سال

کی ہوگی۔ اس لئے میں زیادہ تفصیلی طور پر اس بات کو یاد نہیں رکھ سکا۔ میں اس وقت اُس اجتماع کی اہمیت کو نہیں سمجھتا تھا۔ مجھے اتنا یاد ہے۔ کہ میں وہاں جمع ہونے والے لوگوں کے اردگرد دوڑتا اور کھیلتا پھرتا تھا۔ میرے لئے اُس زمانہ کے لحاظ سے یہ

اچنبھے کی بات

تھی۔ کہ کچھ لوگ جمع ہیں۔ اُس فصیل پر ایک دری بچھی ہوئی تھی۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھے ہوئے تھے۔ اور اردگرد وہ دوست تھے۔ جو جلسہ سالانہ کے اجتماع کے نام سے جمع تھے۔

ممکن ہے میرا حافظہ غلطی کرتا ہو۔ اور دری ایک نہ ہو۔ دو ہوں۔ لیکن جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔

ایک ہی دری

تھی۔ اُس ایک دری پر کچھ لوگ بیٹھے تھے۔ ڈیڑھ سو ہوں گے۔ یا دو سو۔ اور بچے ملا کر ان کی فہرست

اڑھائی سو کی تعداد

میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شائع بھی کی تھی۔ وہ لوگ جمع ہوئے تھے اس نیت اور اس ارادہ سے کہ اسلام دُنیا میں نہایت ہی کمزور حالت میں کر دیا گیا ہے۔ اور وہ ایک ہی نور جس کے بغیر دُنیا میں روشنی نہیں ہو سکتی۔ اُسے بجھانے کے لئے لوگ اپنا پورا زور لگا رہے ہیں۔ اور

ظلمت اور تاریکی کے فرزند

اُسے مٹا دینا چاہتے ہیں۔ اُس ایک ارب اور ۲۵ - ۳۰ کروڑ آدمیوں کی دُنیا میں دو اڑھائی سو بالغ آدمی جن میں سے اکثر کے لباس غریبانہ تھے جن میں سے بہت ہی کم لوگ تھے۔ جو ہندوستان کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی متوسط درجہ کے کہلا سکیں جمع ہوئے تھے اس ارادہ۔ اور اس نیت سے کہ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا

جسے دشمن سرنگون کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وہ اس جھنڈے کو سرنگوں نہیں ہونے دیں گے۔ بلکہ اُسے پکڑ کر سیدھا رکھیں گے۔ اور اپنے آپ کو فنا کر دیں گے۔ مگر اُسے نیچا نہ ہونے دیں گے۔ اُس ایک ارب ۲۵ کروڑ آدمیوں کے سمندر کے مقابلہ کے لئے دو اڑھائی سو کمزور آدمی اپنی قربانی پیش کرنے کے لئے آئے تھے۔ جن کے چہروں پر وہی کچھ لکھا ہوا تھا۔ جو

بدری صحابہ رضؓ

کے چہروں پر لکھا ہوا تھا۔ جیسا کہ بدر کے صحابہ رضؓ نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا۔ یا رسول اللہ بے شک ہم کمزور ہیں۔ اور دشمن طاقتور۔ مگر وہ آپ تک نہیں پہونچ سکتا۔ جب تک ہماری

لاشوں کو روندتا ہُوا

نہ گزرے۔ اُن کے چہرے بتا رہے تھے۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ انسان نہیں بلکہ زندہ موتیں ہیں

جو اپنے وجود سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور آپ کے دین کے قیام کے لئے ایک آخری جدوجہد کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ دیکھنے والے ان پر ہنستے تھے۔ دیکھنے والے ان پر تمسخر کرتے تھے اور حیران تھے۔ کہ یہ لوگ کیا کام کریں گے۔ میں خیال کرتا ہوں وہ ایک دری تھی یا دو دریاں بہرحال ان کے لئے اتنی ہی جگہ تھی جتنی اس سٹیج کی جگہ ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کیوں مگر میں اتنا جانتا ہوں کہ وہ دری تین جگہ بدلی گئی۔ پہلے ایک جگہ بچھائی گئی اور تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے اٹھا کر اسے کچھ دور بچھایا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے تبدیل کر کے ایک اور جگہ بچھایا گیا۔ اور پھر تیسری دفعہ اس جگہ سے بھی اٹھا کر کچھ اور دور وہ بچھائی گئی۔ اپنی بچپن کی عمر کے لحاظ سے میں نہیں کہہ سکتا۔ آیا ان

جمع ہونے والوں کو لوگ روکتے تھے

اور کہتے تھے۔ کہ تمہارا حق نہیں۔ کہ اس جگہ دری بچھاؤ یا کوئی اور وجہ تھی۔ بہرحال مجھے یاد ہے۔ کہ دو تین دفعہ اس دری کی جگہ بدلی گئی۔

لوگ کہتے ہیں جب یوسفؑ مصر کے بازار میں بکنے کے لئے آئے تو ایک بڑھیا بھی

دو روئی کے گالے

لے کر پہونچی کہ شائد میں ہی ان گالوں سے یوسفؑ کو خرید سکوں۔ دنیا دار لوگ اس واقعہ کو سنتے ہیں۔ اور ہنستے ہیں۔ روحانی لوگ اسے سنتے ہیں اور روتے ہیں۔ کیونکہ ان کے قلوب میں فوراً یہ جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ جہاں کسی چیز کی قدر ہوتی ہے۔ وہاں انسان

دنیا کی ہنسی کی پروا

نہیں کرتا۔ مگر میں کہتا ہوں یوسفؑ ایک انسان تھا۔ اور اس وقت تک یوسفؑ کی قابلیتیں ظاہر نہیں ہوئی تھیں۔ آخر اس کے بھائیوں نے نہایت ہی قلیل قیمت پر اسے فروخت کر دیا تھا۔ ایسی حالت میں اگر اس بڑھیا کو یہ خیال آیا ہو کہ شائد روئی کے گالوں کے ذریعہ ہی میں یوسفؑ کو خرید سکوں۔ تو یہ کوئی بعید بات نہیں۔ خصوصاً جب ہم اس بات کو مدنظر رکھیں۔ کہ جس ملک سے یہ قافلہ آیا تھا۔ وہاں روئی نہیں ہوا کرتی تھی۔ اور وہ مصر سے ہی روئی لے جایا کرتے تھے۔ تو پھر تو یہ کوئی بھی

بعید بات

معلوم نہیں ہوتی۔ کہ روئی کی قیمت اس وقت بہت بڑھی ہوئی ہو۔ اور وہ بڑھیا واقعہ میں یہ سمجھتی ہو۔ کہ روئی سے یوسفؑ کو خریدا جا سکتا ہے۔ لیکن جس قیمت کو لے کر وہ لوگ جمع ہوئے تھے۔ وہ یقیناً ایسی ہی قلیل تھی۔ اور یہ یوسفؑ کی خریداری کے واقعہ سے

زیادہ نمایاں اور زیادہ واضح مثال

اس عشق کی ہے جو انسان کی عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ اور انسان سے ایسی ایسی قربانیاں کراتا ہے۔ جن کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ وہ دو سو یا اڑھائی سو آدمی جو جمع ہوا ان کے دل سے نکلے ہوئے خون نے

خدا تعالےٰ کے عرش کے سامنے فریاد

کی۔ بے شک۔ ان میں سے بہتوں کے ماں باپ زندہ ہوں گے۔ بے شک وہ خود اس وقت ماں باپ یا دادے ہوں گے۔ مگر جب دنیا نے ان پر ہنسی کی۔ جب دنیا نے انہیں چھوڑ دیا۔ جب اپنوں اور پرایوں نے انہیں الگ کر دیا۔ اور کہا کہ جاؤ اے مجنونو ہم سے دور ہو جاؤ۔ تو وہ

باوجود بڑے ہونے کے یتیم ہو گئے

کیونکہ یتیم ہم اسے ہی کہتے ہیں۔ جو لاوارث ہو۔ اور جس کا کوئی سہارا نہ ہو۔ پس جب دنیا نے انہیں الگ کر دیا تو وہ یتیم ہو گئے۔ اور خدا کے اس وعدہ کے مطابق کہ یتیم کی آہ عرش کو ہلا دیتی ہے۔ جب وہ قادیان میں جمع ہوئے اور

ان یتیموں نے مل کر آہ و زاری کی

تو اس آہ کے نتیجہ میں وہ پیدا ہوا جو آج تم اس میدان میں دیکھ رہے ہو خدا نے عرش پر سے انہیں دیکھا اور کہا۔ اے بوڑھو جن کو ان کے بچوں نے چھوڑ دیا۔ میں تم کو

نئی اولادیں

دوں گا۔ اور دور دور سے دوں گا۔ جو پہلی اولادوں سے بہتر ہوں گی۔ اور اے بچو جن کو ان کے ماں باپ نے چھوڑ دیا۔ میں تم کو نئے ماں باپ دونگا جو پہلے ماں باپ سے اچھے ہوں گے اور اے جوانو۔ جن کو ان کے بھائیوں نے چھوڑ دیا۔ میں تمہارے لئے اور بھائی لا رہا ہوں۔ ان سے بہتر جو تمہارے بھائی تھے۔ اور ان سے اچھے جو تمہارے بھائی تھے۔

سو آپ لوگ جو آج اس موقعہ پر موجود ہیں۔ وہ ان آہوں اور اس گریہ و زاری کا نتیجہ ہیں۔ جو اس جگہ پر ان چند لوگوں نے کی تھی۔ جو دنیا داروں کی نگاہ میں متروک اور مطرود تھے اور جن کو دنیا حقیر اور ذلیل سمجھتی تھی۔ خدا تعالےٰ نے ان کو نوازا۔ اور ان کے

آنسوؤں سے ایک درخت

تیار کیا۔ جس درخت کا پھل تم ہو۔ وہ گٹھلی جس سے یہ درخت پیدا ہوا کتنی شاندار اور عظیم الشان تھی۔ اگر ان اڑھائی سو گٹھلیوں سے آج اتنا وسیع باغ تیار ہو گیا ہے۔ تو اے میرے بھائیو اگر ہم بھی اسی اخلاص اور اسی درد سے اسلام کے لئے اپنے آپکو تیار کریں۔ تو کتنی گٹھلیاں ہیں جو پھر اسلام کے پھیلانے میں نئے سرے سے مدد دے سکتی ہیں۔ پس آؤ کہ ہم میں سے ہر شخص اس نیت اور اس ارادہ سے خدا تعالےٰ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دے۔ کہ میں اس کے

دنیوی جنت کیلئے ایک گٹھلی

اور بیج بن جاؤں گا۔ تا میں اکیلا ہی دنیا میں فنا نہ ہو جاؤں۔ بلکہ میری فنا سے ایسا درخت پیدا ہو۔ جسے مجھ سے بہتر یا کم از کم میرے جیسے پھل لگنے لگیں۔ وہ اڑھائی تین سو گٹھلیاں آج لاکھوں بن گئی ہیں۔ اگر تم بھی اپنے آپ کو اسی طرح

قربانیوں کے لئے تیار کرو

تو ان لاکھوں گٹھلیوں سے کروڑوں درخت پیدا ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ چیزیں خدا تعالےٰ کے فضل سے ہی حاصل ہوتی ہیں۔ اگر خدا تعالےٰ کا فضل انسان کے شامل حال نہ ہو۔ تو نہ ان کے دل میں قربانی کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ نہ

ہمارے جوتوں کی شہرت اُن کی مضبوطی و نفاست میں ہے

چیف بوٹ ہاؤس انار کلی لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عشق کا جذبہ

پیدا ہوتا ہے۔ نہ اُن قربانیوں کا کوئی نیک نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ انسانی عمل کوئی اعلےٰ ثمرات پیدا کرتا ہے۔ پس آؤ کہ ہم خدا تعالےٰ کے سامنے جھک جائیں اور اسی سے التجا کریں۔ کہ وُہ اپنے فضل اور رحم سے ہمارے دلوں کو پاک کرے۔ اور قربانیوں کا جذبہ ہمارے قلوب میں پیدا کرے۔ پھر جب اُسی کے فضل سے ہم اپنی قربانیاں اس کے حضور پیش کریں۔ تو وُہ شفقت اور محبت اور رحم سے ہماری ناچیز قربانیوں کو رد نہ کرے۔ بلکہ قبول کرے۔ وُہ ہمارے وجودوں۔ ہمارے عزیزوں۔ ہمارے رشتہ داروں اور ہمارے دوستوں کو

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے باغ کی حفاظت

کے لئے قربانی کے طور پر قبول کرے۔ اور اسلام کے باغ کو پھر سرسبز اور شاداب کر دے۔ وُہ کوّے اور کوئلیں اور دوسرے جانور جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے باغ کے ثمرات کھا رہے ہیں۔ اور انہیں خراب کر رہے ہیں۔ خدا اس بلا۔ اور وبا سے اسلام کو بچائے۔ آج شرک اور کفر نے دُنیا پر غلبہ کیا ہؤا ہے۔ خدا اپنے فضل سے ہمیں توفیق دے کہ ہم پھر

توحید کا جھنڈا

کھڑا کریں۔ شرک دنیا سے مٹ جائے۔ شرک کرنے والے خدا تعالےٰ کی توحید کے جھنڈے کے نیچے آجائیں۔ وُہ قومیں جو خدا تعالےٰ کے بیٹے بنا رہی ہیں۔ وُہ قومیں جو پتھروں کو گھڑ گھڑ کر انہیں خدا تعالےٰ کا شریک قرار دے رہی ہیں۔ وہ بھولی ہُوئی قومیں جو

خدا تعالےٰ کی رحمت

کے منادوں کو اس کا شریک ٹھہرا رہی ہیں۔ وُہ قومیں جو سُورج اور چاند اور سیاروں اور ستاروں کی پرستش کرتی ہیں۔ خدا تعالےٰ ان سب کے دلوں کو کھول دے۔ اور اُس حقیقی خدا کی طرف انہیں لے آئے۔ جس کی شان محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے دُنیا پر ظاہر کی۔ وُہ اُن سینکڑوں دلوں میں جو مذہب سے بیزار ہو رہے ہیں

مذہب کا جوش

پیدا کرے۔ وُہ فلسفی۔ اور وُہ عالم کہلانے والے جو آج دین اور ایمان سے بے بہرہ ہو رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان پر بھی رحم کرے۔ اور

معرفت کا نور

ان کے دلوں میں پیدا کرے۔ تا آج جس طرح وُہ لوگوں کو خدا تعالےٰ کے دین سے منحرف کر رہے ہیں۔ کل لوگوں کو کھینچ کھینچ کر دینِ حقیقی کی طرف لائیں وُہ جھگڑے فساد۔ اور لڑائیاں جو کہیں مذہب کے نام پر۔ کہیں قوم کے نام پر کہیں جتھے کے نام پر اور کہیں سیاست کے نام پر ہو رہی ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کو دور کرکے

بنی نوع انسان کی بہتری کے سامان

پیدا کرے۔ اور خدا تعالےٰ اس دنیا کو اسی طرح جنت کر دے جس طرح اس نے مرنے کے بعد ہمارے لئے جنت تیار کی ہے یہ سب کام خدا تعالےٰ کے پسندیدہ ہیں۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ انہیں دنیا میں قائم کرے۔ مگر ہمارے اندر طاقت نہیں کہ ہم باوجود

اللہ تعالےٰ کا سپاہی

کہلانے کے ان کو قائم کر سکیں۔ ایسی مصیبت کے وقت صرف ایک ہی کام ہمارا ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم اپنے رب کو بلائیں۔ اور اس سے کہیں۔ کہ ہم تیرے غلام اور خادم ہیں۔ تو نے ایک کام ہمارے سپرد کیا۔ ہم اس کام کو کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ تو ہمیں توفیق دے۔ لیکن اے ہمارے خدا یہ کام ہماری ہمت اور ہماری طاقت سے بہت بالا ہے۔ پس تو آپ ہماری مدد کر۔ ہم اس بوجھ سے کچلے جا رہے ہیں اگر تو نہ آیا۔ اور تو نے مدد نہ کی۔ تو یہ چھوٹی سی جماعت اور

فئۃ قلیلہ

مٹ جائے گی۔ اور دنیا کے پردہ پر تیرا نام لینے والا کوئی نہ رہے گا۔ پس تو آپ ہم پر رحم کر۔ ہماری کمزوریوں سے درگذر فرما۔ تا تیری ہی عطا کردہ توفیق سے بغیر کسی قسم کے معاوضہ کی خواہش اور بغیر کسی دشمن کے خوف کے تیرے دین کی خدمت میں ہم لگ جائیں۔

ماسوی اللہ ہماری نظروں سے پوشیدہ ہو جائے

تیرے جلال کا دنیا پر قائم کرنا اور تیری صفات کا کامل ظہور ہمارا مقصد ہو جائے ہم تجھ میں نہاں ہو جائیں۔ اور تو ہمارے دلوں میں آجائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر (اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی دُعا فرمائی۔) اور دعا کے بعد ارشاد فرمایا۔

اس دعا کے بعد میں

جلسہ کا افتتاح

کرتا ہوں۔ اور اب میں تو چلا جاؤں گا لیکن جیسا کہ میں نے کل نصیحت کی تھی دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وُہ زیادہ سے زیادہ اوقات جلسہ سالانہ کی تقاریر سننے میں صرف کریں۔ اور خود بھی اور اپنے دوستوں کو بھی اِدھر اُدھر پھرنے سے روکیں۔ ایک وقت تھا۔ جب آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے دور تک آواز نہیں پہونچ سکتی تھی۔ اور دوستوں کا

اِدھر اُدھر پھرنا

کسی حد تک معذوری میں داخل تھا۔ مگر اب تو خدا تعالےٰ کے فضل سے لاؤڈ سپیکر لگ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے آواز بخوبی پہونچ جاتی ہے۔ ایسے موقعوں پر پہلے یہ گھبراہٹ ہؤا کرتی تھی۔ کہ دوستوں تک آواز کس طرح پہونچے گی۔ مگر اب تو اگر میلوں بھی لوگ پھیلے ہوئے ہوں۔ تو لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ان تک آواز پہونچ سکتی ہے اور میں سمجھتا ہوں۔ یہ بھی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان

ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ خبر دی تھی۔ کہ مسیح موعودؑ اشاعت کے ذریعہ دینِ اسلام کو کامیاب کرے گا۔ اور قرآن کریم سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعودؑ کا زمانہ اشاعت کا زمانہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس نشان کی صداقت کے لئے پہلے قلم سے نکلی ہوئی تحریرات لوگوں تک پہونچانے کے لئے پریس جاری کر دیئے۔ اور پھر آواز پہونچانے کے لئے

لاؤڈ سپیکر اور وائرلیس

وغیرہ ایجاد کرائے۔ اور اب تو اگر اللہ تعالےٰ چاہے تو ایسا دن بھی آسکتا ہے کہ ہر مسجد میں وائرلیس کا سٹ لگا ہؤا ہو۔ اور قادیان میں جمعہ کے روز جو خطبہ پڑھا جا رہا ہو۔ وہی تمام دُنیا کے لوگ سن کر بعد میں نماز پڑھ لیا کریں۔

غرض

لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ

اگر لاکھوں کا اجتماع ہو۔ تب بھی آسانی سے آواز پہونچائی جا سکتی ہے۔ اس لئے دوستوں کو اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تمام تقریروں کو توجہ سے سننا چاہیئے۔ اس کے بعد میں دوستوں کو السلام علیکم کہتا اور رخصت ہوتا ہوں۔

(نعرہائے تکبیر کے درمیان حضور گھر تشریف لے گئے)

اعلیٰ لباس عقلمندی کا نشان ہے۔ اس لئے اعلیٰ دوکان ٹملیبی کلاتھ ہاؤس سے کپڑا خریدیں — انارکلی لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر کی عام اشاعت میں اُہانت دین اور اہانت شرع ہے

فوٹو بیچنا خریدنا اور در و دیوار پر نصب کرنا سخت ممنوع ہے

سچا احمدی کون ہے؟ صرف وہی جو اپنے تمام خیالات اور اپنے تمام جذبات و خواہشات کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر ارشاد پر قربان کردے۔ اور آپ کے احکام کی پوری پیروی کرے مذہب انسان کے جذبات کو کچلنا نہیں چاہتا لیکن وُہ ان کی صحیح تربیت کرنا چاہتا ہے سچا مذہب وہی ہے جو ہر قسم کے افراط و تفریط سے پاک ہو۔ جو شخص اپنی خواہشات کی اتباع کرتا ہوا اسلامی شریعت یا بانی سلسلہ احمدیہ کے کسی حکم کو پس پشت ڈالتا ہے وُہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا محب نہیں۔ بلکہ احمدیت کی اغراض و مقاصد کو نقصان پہنچانے والا ہے؛

شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر مکمل ہوگئی۔ اور اس کا بیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پورا کردیا۔ اب نہ کوئی نیا حکم نازل ہوگا۔ اور نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر کے خلاف کوئی تفسیر قابل قبول ہوگی۔ ہاں بعض امور میں اپنی اپنی جگہ قیاس استنباط اور اجتہاد کا دروازہ کھلا ہے لیکن ہر وُہ قیاس جو نصوصِ شریعت یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیانات کے مخالف ہے غلط اور باطل ہوگا۔ سارے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد وحید توحید ذات باری تعالےٰ کا قیام تھا۔ جو عقیدہ اور جو عمل اس مقصد میں رخنہ انداز ہوا۔ اس کی ان برگزیدہ انسانوں نے مخالفت کی۔ اور اپنی امت کو اس سے روکا۔ اور ان کی تمام تر توجہات توحید الٰہی کو مضبوط چٹان کی طرح قائم کرنے میں صرف ہوگئیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کا بعد وفات زمین میں دفن کیا جانا ضروری تھا لیکن اس میں خطرہ کا بھی ایک پہلو تھا۔ کہ آپ کی امت آپ کو خدا قرار دے کر آپ کی قبر کی پرستش شروع نہ کردے۔ اور توحید الٰہی کا عظیم الشان مقصد فوت ہوجائے۔ اس لئے جہاں آپ نے اپنی امت کو بار بار بتلایا۔ کہ پہلے لوگوں نے جب نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔ تو وُہ اللہ تعالےٰ کی لعنت کے مستحق ٹھہرے۔ وہاں آپ نے دُعا فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ۔ اے خدا میری قبر کو ایسا صنم نہ بنائیو جس کی عبادت کی جائے چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر بعض لوگوں میں مختلف خیالات پیدا ہونے لگے۔ تو صدیق اکبر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے باطل شکن کلمات مَنْ کَانَ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ نے فضا کو صاف کردیا۔ اور آج تک باستثنا چند چھوٹے گمراہ فرقوں کے امت محمدیہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی الوہیت کا خیال پیدا نہیں ہوا۔

موجودہ زمانہ میں فوٹو کے ذریعہ بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں ان کو ملحوظ رکھ کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا فوٹو اتروایا جس کی محض ایک غرض تھی۔ حضور تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) "میں نے دیکھا ہے کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں، اول خواہشمند ہوتے ہیں، جو اس کی تصویر دیکھیں۔ کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے اور اکثر ان کے محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کرسکتے ہیں، کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب۔ اور وہ لوگ بباعث ہزارہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک پہونچ نہیں سکتے۔ اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں۔ لہٰذا اس ملک کے اہل فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں۔۔۔۔ پس اس غرض سے اس حد تک میں نے اس طریق کے جاری ہونے میں مصلحتاً خاموشی اختیار کی۔ وانما الاعمال بالنیات (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صنہ۱۹)

پھر فرمایا۔ (۲) "تصویر سے ہماری غرض تو اسلام کی دعوت میں مدد لینا تھی جو اہلِ یورپ کے مذاق پر ہوسکتی تھی"۔ (الحکم ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء)

پھر فرمایا (۳) "انما الاعمال بالنیات ہم نے اپنی تصویر محض اس لئے اتروائی ہے۔ کہ یورپ کو تبلیغ کرتے وقت ساتھ تصویر بھیجدیں"۔ (الحکم ۲ مئی سنہ ۱۹۰۴ء)

پھر فرمایا (۴) "ہم نے جو تصویر فوٹو لینے کی اجازت پہلے دی تھی وُہ اس واسطے تھی۔ کہ یورپ امریکہ کے لوگ جو ہم سے بہت دُور ہیں۔ اور فوٹو سے قیافہ شناسی کا علم رکھتے ہیں۔ اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے ایک روحانی فائدہ کا موجب ہو۔۔۔۔ خاص یورپ کی ضرورت کے واسطے فوٹو کی اجازت دی گئی" (الحکم ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء)

پس اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا فوٹو ایک جائز ضرورت کے ماتحت اتروایا۔ اور یوں بھی اسلام میں فوٹو اتروانا قطعی حرام نہیں۔ بلکہ ضرورتاً جائز ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا فوٹو جماعت احمدیہ کے عقیدہ میں خدا کے ایک مقدس نبی اور جری اللہ فی حلل الانبیاء کا فوٹو ہے۔ اس لئے اس سے بعض خرابیوں کے پیدا ہونے کا بھی امکان تھا۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے واضح ارشادات میں جماعت کو نصیحت فرمائی۔ حضور فرماتے ہیں۔

(۱) "میں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے۔ اور اس کو بت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ میں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا۔ کہ کوئی ایسا کرے۔ اور مجھ سے زیادہ بت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہ ہوگا"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صنہ۱۹) (۲) "ذکر آیا کہ ایک شخص نے حضور کی تصویر ڈاک کے کارڈ پر چھپوائی ہے۔ تاکہ لوگ ان کارڈوں کو خرید کر خطوط میں استعمال کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا میرے نزدیک یہ درست نہیں بدعات پھیلانے کا یہ پہلا قدم ہے" (الحکم ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء)

(۳) "میں ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کہ میری جماعت کے لوگ بغیر ایسی ضرورت کے جو کہ مضطر کرتی ہے وُہ میرے فوٹو کو عام طور پر شائع کرنا اپنا کسب اور پیشہ بنالیں کیونکہ اسی طرح رفتہ رفتہ بدعات پیدا ہوجاتی ہیں۔ اور شرک تک پہونچتی ہیں۔

منجن آیدار یہ کم خرچ بالا نشین اور نہایت ہی نفیس خوشبودار اور لذیذ منجن دانتوں کے کیڑے سوڑے زبان اور گلو کی سازش چھالے اور ماسخورہ وغیرہ تمام امراضِ دہن کے لئے لاثانی ہے۔ اس نے ان تمام پیسٹوں اور ٹوتھ پاؤڈروں کی ضرورت کو جو اکثر بیش قیمت ہیں مات کردیا ہے۔ اس کی ایک چٹکی رات کو سوتے وقت لگا لینا بہترین حفظ ماتقدم بھی ہے۔ اس سے آواز صاف رہتی ہے۔ اور سونہہ میں بدبو نہیں ہوسکتی۔ قیمت ۲ تولہ ۸ نہایت خوبصورت شیشی کے ۳ آنے علاوہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ۔ **فیض عام میڈیکل ہال قادیان**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لئے میں اپنی جماعت کو اس جگہ بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ جہاں تک ان کیلئے ممکن ہو ایسے کاموں سے دستکش رہیں بعض صاحبوں کے میں نے کارڈ دیکھے ہیں اوران کی پشت کے کنارہ پر اپنی تصویر دیکھی ہے۔ میں ایسی اشاعت کا سخت مخالف ہوں۔ اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی شخص ہماری جماعت میں سے ایسے کام کا مرتکب ہو۔ ایک صحیح اور مفید غرض کے لئے کام کرنا ایک اور امر ہے اور ہندوؤں کی طرح جو اپنے بزرگوں کی تصویریں جابجا درودیوار پر نصب کرتے ہیں۔ یہ اور بات ہے۔ ہمیشہ دیکھا گیا ہے۔ کہ ایسے کام منجر بشرک ہوجاتے ہیں۔ اور بڑی بڑی خرابیاں ان سے پیدا ہوتی ہیں۔ جیسا کہ ہندوؤں اور نصاریٰ میں پیدا ہوگئیں۔ سو میں امید رکھتا ہوں۔ کہ جو شخص میرے نصائح کو عظمت اورعزت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور میرا سچا پیرو ہے۔ وہ اس حکم کے بعد ایسے کاموں سے دستکش رہیگا۔ ورنہ وہ میری ہدائتوں کے برخلاف اپنے تئیں چلاتا ہے۔ اور شریعت کی راہ میں گستاخی سے قدم رکھتا ہے"۔ (ضمیمہ براہین پنجم ص ۱۹۱)

۴۔ "ایک کارڈ تصویر والا دکھایا گیا دیکھکر فرمایا۔ یہ بالکل ناجائز ہے۔ ایک شخص نے اس قسم کے کارڈوں کا ایک بنڈل لاکر دکھایا کہ میں نے یہ تاجرانہ طور پر فروخت کے واسطے خرید کئے تھے۔ اب کیا کروں؟ فرمایا۔ ان کو جلادو۔ اور تلف کردو۔ اس میں اہانت دین اوراہانت شرع ہے نہ ان کو گھروں میں رکھو۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ بلکہ اس سے اخیر میں بت پرستی پیدا ہوتی ہے۔ اس تصویر کی جگہ پر اگر تبلیغ کا کوئی فقرہ ہوتا تو خوب ہوتا"۔ (الحکم ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۵ء)

۵۔ "یہ جو کارڈوں پر تصویریں بنتی ہیں۔ ان کو خریدنا نہیں چاہیئے بت پرستی کی جڑ تصویر ہے۔ جب انسان کسی کا معتقد ہوجاتا ہے تو کچھ نہ کچھ تعظیم تصویر کی بھی کرتا ہے۔ ایسی باتوں سے بچنا چاہیئے۔ اوران سے دور رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری جماعت پر سر نکالتے ہی آفت پڑ جائے۔ میں نے اس ممانعت کو کتاب میں درج کردیا ہے۔ جو زیر طبع ہے۔ جو لوگ جماعت کے اندر ایسا کام کرتے ہیں۔ ان پر ہم سخت ناراض ہیں۔ ان پر خدا ناراض ہے"۔ (الحکم ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۵ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ ارشادات اس قدر صاف اور واضح ہیں۔ کہ ان کے بعد تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ کوئی شخص احمدی ہوکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر کی عام اشاعت میں کسی قسم کی مدد دے سکے۔ چہ جائیکہ وہ اس کو اپنا پیشہ بنالے۔ اور فریم لگا کر تصویر فروخت کرے۔ بلاک بنا کر ہر چھوٹے بڑے ٹریکٹ یا رسالہ کے ابتداء یا آخر میں یہ تصویر شائع کرے تا لوگ ان رسائل اور کتابوں کو بکثرت خرید سکیں۔

میں نے دیکھا ہے۔ کہ بعض لوگوں نے یہ وتیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ اور بہت سے احمدی تصاویر خرید کر اپنے "درودیوار" پر ان کو نصب کرتے ہیں۔ بلکہ کسی شخص نے تو HOLY GROUP کے نام سے بھی یہ تجارت شروع کر رکھی ہے۔ یہ تمام صورتیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر کی اشاعت کے یہ تمام طریقے سراسر ناجائز۔ بدعت اور منجر بشرک ہیں۔ ایسا کام کرنے والا خواہ وہ فوٹو بیچنے والا ہو یا خرید کر درودیوار پر نصب کرنے والا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قول کے مطابق حضور کے نصائح کو عظمت اور عزت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔ اور شریعت کی راہ میں گستاخی سے قدم رکھنے والا ہے۔ ایسے شخص پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سخت ناراض ہیں۔ اور خود خدا تعالےٰ ناراض ہے۔ ایسے فوٹوؤں کے بیچنے اور درودیوار پر لگانے میں اہانت دین اور اہانت شرع ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کارڈ پر چھپے ہوئے اپنے فوٹوؤں کے متعلق یہ فرمانا کہ

"ان کو جلادو اور تلف کردو"

اس میں حضور کی صداقت اور آپ کے منجانب اللہ ہونے کا درخشندہ ثبوت ہے۔ اگر کوئی مفتری ہوتا۔ تو وہ خوش ہوتا کہ میرے مرید میری محبت میں غلو اختیار کرتے اور میرے فوٹو کی عام اشاعت کرتے ہیں۔ اور آخر کار میری عبادت شروع کردینگے۔ لیکن نہیں۔ خدا کا یہ مقدس انسان توحید کا سچا عاشق اور اس کی راہ میں فنا ہونے والا تھا۔ اس نے فرمایا۔ کہ

"میرے فوٹو کی عام اشاعت مت کرو ایسے مت خریدو۔ کیونکہ "بت پرستی کی جڑ تصویر ہے۔ جب انسان کسی کا معتقد ہوجاتا ہے۔ تو کچھ نہ کچھ تعظیم تصویر کی بھی کرتا ہے۔ ایسی باتوں سے بچنا چاہیئے اور ان سے دور رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ہماری جماعت پر سر نکالتے ہی آفت پڑ جائے"!

یہ وہ توحید کا سچا ولولہ اور اپنے مریدوں کی سچی خیرخواہی ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان زرین ہدایات کی پوری پوری پابندی کریں۔ اور جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت سے درخواست ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فوٹو فروخت کرنیوالوں کو سختی سے منع کردیں۔ خدا کے مقدس رسول کے تخت گاہ میں اس کی جماعت کی طرف سے اس کے احکام کی خلاف ورزی نہ ہونی چاہیئے۔ اور تمام احمدی احباب کا فرض ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی اطاعت میں اپنے جذبات اور خواہشات کو قربان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام کے فوٹو خریدنے اور درودیوار پر نصب کرنے سے اجتناب کریں۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

چندہ تحریک جدید میں خواتین کو نمایاں حصہ لینا چاہیئے

اللہ تعالےٰ کے فضل واحسان سے گذشتہ دو سال میں جماعت احمدیہ کی مستورات نے چندہ تحریک جدید میں شمولیت اختیار کرتے ہوئے جہاں اپنے اخلاص کا ثبوت دیا ہے وہاں انہوں نے یہ ثابت کردیا ہے۔ کہ وہ مردوں سے کسی قربانی میں پیچھے رہنا نہیں چاہتیں۔ اگرچہ لجنہ اماء اللہ قادیان کی مثال تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں سب سے اعلےٰ اور اول نمبر پر ہے۔ مگر سیالکوٹ کی لجنہ اماء اللہ بھی باقیوں سے اول نمبر پر ہے۔ اور خدا کے فضل سے منٹگمری دہلی مزنگ وغیرہ کی لجنات نے بھی چندہ تحریک جدید میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ اوران کے علاوہ دوسری بہت سی بہنوں نے اخلاص سے اس میں شمولیت حاصل کی ہے۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مذکورہ بالا لجنات کی طرح مصمم ارادہ کے ساتھ کام شروع کریں۔ تو وہ بھی اس طوعی اور نفلی قربانی میں شامل ہوکر رضائے الٰہی حاصل کرسکتے ہیں۔ بہنوں کو یہ یاد رہنا چاہیئے کہ یہ خاص وقت ہے ایسے مواقع روز روز نہیں آیا کرتے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جگہ محنت و مشقت اور اخلاص سے کام کریں۔ اور چندہ تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان

مسجد اقصےٰ میں مبلغین کا ایک اور جلسہ

۳۰ دسمبر مسجد اقصےٰ میں ایک جلسہ ہوگا۔ جس کے دو اجلاس ہوں گے۔ پہلا اجلاس ۹½ بجے صبح بصدارت جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اور دوسرا اجلاس ۷½ بجے شام زیر صدارت جناب چوہدری ابوالہاشم خاں صاحب منعقد ہوگا۔ جس میں مبلغین کے علاوہ مندرجہ ذیل سلسلہ کے معزز اور محترم علماء بھی تقریریں فرمائیں گے۔ ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری۔ مولوی محمد یار صاحب عارف مولانا عبدالرحیم صاحب نیر۔ مولوی عبدالمنان صاحب عمر اور ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن۔ احباب کو چاہیئے کہ اسمیں کثرت سے شریک ہوں۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد ارشد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میڈرڈ دارالسلطنت (سپین) میں تبلیغ احمدیت

معزز اور تعلیم یافتہ اصحاب سے تبلیغی گفتگو

گذشتہ ماہ میری صحت غیر معمولی طور پر خراب رہی اور اس ملک کی موجودہ حالت بھی کافی حد تک میری تبلیغی کوششوں اور حلقہ واقفیت کے بڑھانے میں حائل رہی تاہم اس تھوڑے مگر بابرکت اور بڑے نتائج کام کی توفیق ملنے پر بارگاہ حقیقی کا شکر کرتا ہوں۔

مرزا آغا عزیز صاحب جن کے متعلق پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ فارس کے باشندہ ہیں اور کئی سالوں سے مختلف ممالک میں سفر کرنے کے بعد سپین میں مقیم ہیں علیگڑھ یونیورسٹی کے بی اے ہیں۔ قرآن کریم حفظ کیا تھا۔ مگر اب قریباً قریباً بھول چکے ہیں۔ ان کو تبلیغ کی اور لٹریچر بھی برائے مطالعہ دیا۔ اول اول تو میری باتوں کی طرف کم متوجہ ہوتے تھے۔ مگر آہستہ آہستہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے دل میں احمدیت کی محبت پیدا کر دی۔ اور آپ نے ۱۲ ستمبر ۱۹۳۶ء کو احمدیت قبول کر لی اور بیعت نامہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا دیا۔ آپ سپین کے دوسرے احمدی ہیں۔ آپ کے ذریعہ بعض معزز اشخاص سے ملاقاتیں ہوئیں اور ان سب تک پیغام احمدیت پہنچایا تجارتی کاروبار کے متعلق بھی آپ نے مجھے کافی معلومات بہم پہنچائیں۔ آپ کی معرفت تھیوسافیکل سوسائیٹی میڈرڈ کے ایک معزز ممبر Goaguin Velasco سے ملاقات ہوئی جو نہایت محبت اور تپاک سے پیش آئے اور مجھے زبان سکھلانے کا وعدہ کیا۔ اب انہوں نے مجھے زبان سکھلانی شروع کر دی ہے اور وقتاً فوقتاً ان کے ذریعہ بعض دوسرے ممبران سے بھی ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔

سپین کے سب سے پہلے احمدی

کونٹ غلام احمد جو بعض حالات کے ماتحت اپنے وطن تشریف لے گئے ہیں۔ ان کے متعلق اطلاع موصول ہوگئی ہے۔ کہ وہاں بخیریت ہیں۔ انہوں نے اپنے ملک کے کونسل سے میری سپین میں آمد کے متعلق ذکر کیا تو کونسل نے مجھ سے ملاقات کا ارادہ ظاہر کیا۔ اور میں ملاقات کے لئے گیا۔ یونانی کونسل۔ وائس کونسل۔ سیکرٹری۔ نائب سیکرٹری اور بعض اور یونانی موجود تھے میں نے سپینش زبان میں ان کے سامنے احمدیت کا مفہوم پیش کیا میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیاں سلسلہ کی ترقی کے متعلق سنائیں۔ میڈرڈ کے ایک مشہور تاجر نے ملاقات کی خواہش کی۔ اور میں اس کے مکان پر گیا۔ دو گھنٹہ تک اسے سپینش زبان میں احمدیت کا مفہوم سمجھایا۔ اس کا نام Guna Collis Garcia ہے۔ اس نے تجارتی امور میں بھی میری ہر طرح راہنمائی کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

فرانس کے ایک نوجوان مسٹر البرٹ پالمن کو کئی دفعہ تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ یہ انگریزی جانتا ہے۔

ایک انگریز نوجوان جو میڈرڈ کے ایک بنک میں ملازم ہیں۔ کافی عرصہ ہندوستان میں بھی رہ چکے ہیں۔ اور اردو بول سکتے ہیں مجھ سے از حد مہربانی سے پیش آتے ہیں۔ ان سے زبانی گفتگو ہوتی رہی ہے

ایک سپینش نوجوان Angel Esteban نامی بڑی دلچسپی سے احمدیت کی باتیں سنتا ہے۔ اس کے والدین اور دیگر رشتہ داروں نے بھی اسلام کی تعلیم سمجھنے کی خواہش ظاہر کی اور مجھے جانے کی دعوت دی۔ میں نے قریباً ۲½ گھنٹہ اس خاندان کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

۱۰ اچینی تاجروں سے فرداً فرداً ملاقات ہوئی۔ اور سپینش زبان میں ان کو پیغام احمدیت پہنچایا۔

تھیوسافیکل سوسائیٹی کے دو ممبران نے احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی اور ان سے قریباً دو گھنٹہ گفتگو کی یونان کے ایک معمر عیسائی اور اس کے بھائی کو تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ ایک سپینش معمر عورت نے مجھے تین گھنٹے وقت دیا اور میری تمام باتوں کو غور سے سنا۔

سپین کی موجودہ حالات کے متعلق میں صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ جس قدر حالات آپ کو پہنچ رہے ہیں۔ صورت حالات اس سے کہیں زیادہ خطرناک ہے مگر میرے پائے استقلال کو کوئی تکلیف بھی لڑکھڑا نہیں سکتی۔ اگر اپنی جان پر کھیلنا اور اپنے خون کا ایک ایک قطرہ بھی احمدیت کی اشاعت اور ترقی کے لئے بہانا پڑا۔ تو بخدا مجھے ہرگز ہرگز عذر نہیں ہوگا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ میرے خون کے ایک ایک قطرہ سے سپین میں احمدیت کی نسلیں پیدا ہوں گی مومن موت سے نہیں ڈرا کرتا۔ کیونکہ یہ وصل محبوب کا ایک ذریعہ ہے۔ اور حقیقی زندگی اسی کا نام ہے۔ احباب میرے لئے دعا فرمائیں۔ کہ میرا خدا مجھ سے راضی ہو۔ اور میری نصرت اور احمدیت کی ترقی کے لئے سامان پیدا فرمائے۔

خاکسار: محمد شریف ملک مجاہد سپین)

قابل توجہ عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جہاں اضافہ حصہ آمد وصیت اور زندگی میں حصہ وصیت ادا کرنے کے متعلق ارشاد فرمایا تھا۔ وہاں یہ بھی ارشاد فرمایا تھا۔ کہ جدید وصایا کرانے کا انتظام کیا جاتے۔ چونکہ اب جلسہ سالانہ کے موقع پر خدا تعالےٰ کے فضل سے ہزارہا احمدی قادیان میں جمع ہیں۔ اس لئے گذارش کی جاتی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مذکورۃ الصدر ارشاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے مخلص اور متمول احباب کو وصیت کرنے کی تلقین کی جائے اور ان کی وصایا دفتر بہشتی مقبرہ میں پہنچا دی جائیں۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

تحفہ شہزادہ ویلز (انگریزی)

مولوی ابوالفضل محمود صاحب نے تحفہ شہزادہ ویلز انگریزی شائع کیا ہے جس کی قیمت ۳ فی نسخہ رکھی ہے۔ کتاب کی طباعت عمدہ ہے

متلاشیان روزگار کیلئے ایک نہایت عمدہ موقعہ

احمدیہ سٹور قادیان کی مشین دبلیک سٹون فلور ملز ۳۰ ہارس پاور جس کے ساتھ اناج صاف کرنے کی چھاننی اور چاول تیار کرنے کی مشین بھی ہے اور جس کے ساتھ لکڑی چیرنے کا آرہ بھی لگایا جا سکتا ہے ٹھیکہ پر دی جائے گی۔ خواہش مند احمدی احباب شرائط وغیرہ کے متعلق خاکسار سے حالات معلوم کر کے ٹنڈر دے سکتے ہیں

نوٹ ٹھیکہ بہت بار عایت دیا جائے گا۔

المشتہر شیخ فضل احمد مینجنگ ڈائرکٹر احمدیہ سٹور قادیان

خوشخبری

جو احباب قادیان میں جائداد (زمین یا مکان) خرید و فروخت نئی عمارات کی تعمیر کے متعلق مشورہ۔ نقشے و اندازے بنوانا۔ نگرانی کا بندوبست وغیرہ کرانا چاہیں۔ وہ ہم سے خط و کتابت کریں ان شاء اللہ کام نہایت تسلی بخش کیا جائے گا۔

ملک محمد طفیل اینڈ سنز انجنیئرس محلہ دارالبرکات ریلوے روڈ قادیان

جناب مولوی محمد علی صاحب سے خدا کے نام پر اپیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب مولوی صاحب! آپ کا ٹریکٹ "ایک دردمندانہ درخواست" اور پیغام صلح ۲۱ر دسمبر کا مقالہ افتتاحیہ اس وقت میرے زیر نظر ہے۔ جماعت احمدیہ کے لئے نہایت خوشی کا مقام ہوتا اگر آپ از روئے دیانت والنصاف مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ تحریری تقریری یا ہر دو قسم مناظرہ کے لئے مستعد ہو جاتے اور اس طرح بقول آپ کے "مسئلہ کفر و اسلام خود حل ہو جاتا"۔ لیکن افسوس کہ آپ نے اس پر کسی رنگ میں آمادگی کا اظہار نہیں فرمایا۔ جناب اور ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کے غلط بیانات کی مفصل تردید بذریعہ اخبار الفضل کرنے سے پیشتر میں پھر ایک مرتبہ آپ سے اس خدا کے نام پر عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔ جس کے سامنے ہم سب کو مرنے کے بعد حاضر ہونا ہے۔ کہ آپ اپنے مندرجہ ذیل الفاظ کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ کیساتھ اس بارہ میں جلد فیصلہ کن مناظرہ کرلیں۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکفرین و مکذبین کو مسلمان کہنے کا زیادہ فکر ہے۔ بہ نسبت اسکے کہ خدا کے مقدس مسیح موعود علیہ السلام کی شان کو اصل رنگ میں ظاہر کیا جائے۔ آپ پہلے لکھ چکے ہیں:-

"میں تم کو خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کر لو۔ اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہو جائے دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے"۔

(ٹریکٹ ۳ر فروری ۱۹۱۵ء صـ۱)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے تحریر فرمایا ہے:-

"میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے مولوی ابو العطاء صاحب سے کہا تھا۔ کہ میں مسئلہ نبوت میں مولوی محمد علی صاحب سے خود مباحثہ کرنے کو تیار رہوں۔ آپ اُن سے شرطیں طے کریں۔ سو معقول شرائط جن میں کوئی لغویت اور کھیل کا پہلو نہ ہو۔ جب بھی طے ہو جائیں تو مجھے مولوی صاحب سے مباحثہ کرنے میں کوئی عذر نہیں الا ان یشاء اللہ۔ مباحثہ کی غرض اگر ایک جماعت تک حق کی آواز کا پہنچانا ہو تو اسمیں مجھے عذر ہی کیا ہو سکتا ہے"۔ م

پستول منگاؤ پستول چلاؤ

ہمارے اس پستول پر صرف بنگال برما۔ بہار اڑیسہ کیلئے لائسنس ہے باقی تمام ہندوستان میں آزادی سے استعمال کر سکتے ہو۔

گرجدار آواز بے انتہا خوفناک صورت غرض بالکل اصلی پستول کی مانند ہے۔ صرف یہ فرق ہے کہ اصلی پستول سے آدمی یا جانور مرجاتا ہے۔ اور اس کے فیر کرنے سے حواس باختہ ہو کر بھاگ جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا فیر کرنے سے بیحد دہشتناک آواز نکلتی ہے۔ جو سننے والے کا دل ہلا دیتی ہے۔ اسی وجہ سے گورنمنٹ نے ہمارے پستول پر صوبہ برما اور بنگال اور بہار اوڑیسہ کے چار علاقوں میں لائسنس بھی لگا دیا ہے۔ کیونکہ وہاں کے باشندے اس پستول کو غلط طریقہ پر استعمال کرتے تھے۔ اور گورنمنٹ کو مجبوراً ان چار صوبوں میں حکم جاری کرکے اس پستول پر لائسنس لگانا پڑا۔ باقی تمام ہندوستان کیلئے پوری آزادی ہے۔ اور ہر شخص نہایت آزادی کے ساتھ اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ ایک وقت میں اس پستول کے اندر دس کارتوس رکھ سکتے ہیں۔ اور پھر جب چاہیں فیر کر سکتے ہیں۔ جب کارتوس ختم ہو جائیں۔ تو پھر دوبارہ دس بھر لیں۔ بہت مضبوط ہے۔ اور جان و مال کی حفاظت کیلئے بہترین چیز ہے۔ دیکھنے میں بھی بالکل اصلی پستول معلوم ہوتا ہے۔ اسکے ساتھ سو کارتوس مفت بھیجتے ہیں۔ قیمت ایک عدد پستول معہ سو کارتوس صرف چار روپے (للعہ) محصول ڈاک آٹھ آنہ (۸ر) اس کے کارتوس علیحدہ بھی بکتے ہیں۔ جب کارتوسوں کی ضرورت ہو تو ہم سے منگائیے۔ ایک روپیہ کے ۷۵ ملتے ہیں۔ واضح رہے۔ کہ یہ پستول بچوں کا کھلونا نہیں ہے۔ منگانے کا پتہ:- **حسن امپورٹ کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۳۴۔ دہلی**

خلیفۃ المسیح حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب مرحوم کی پرزور سفارش کردہ کتاب

چشمۂ زندگی

قیمت ایک روپیہ

اپنی بھلائی اور اولاد کی بہتری کیلئے پڑھو

مصنفہ مہتہ سیتا رام دت کوی راج لاہور نمائش گاہ جلسہ سالانہ کے کتب فروشوں سے بھی مل سکتی ہے۔

چیف بوٹ ہاؤس

گڈلک شوز

وہ کارخانہ جس کی بے نظیر ترقی ہندوستانی صنعت کیلئے باعث ناز ہے۔ وہ مال جسکی اعلیٰ سائنٹفک ساخت خوشنما طرز اور عام پسند قیمت کا کوئی مقابلہ نہ کر سکا۔ آزمائش کر دیکھئے۔ یا استعمال کرنے والوں ہی سے پوچھ لیجئے گڈلک کے گاہک گڈلک کی تعریف ہم سے زیادہ کرتے ہیں **چیف بوٹ ہاؤس انارکلی لاہور**